السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

خرید وفروخت کرتے وقت جب سودا طے کرلیا جاتا ہے توخریدار، فروخت کنندہ کوکچھ رقم موقع پراداکر دیتا ہے تاکہ فروخت کنندہ اس چیز کوآگے فروخت نہ کرے، اس وقت فریقین یہ شرط طے کرتے ہیں کہ اگر خریدار نے بقیہ رقم اداکرکے یہ چیزاپنے قبضہ میں نہ لی تواس کی پیشگی اداکردہ رقم ضبط کرلی جائے گی اور اگر فروخت کنندہ اس سے منحرف ہوا تواسے پیشگی رقم کا دوگنا اداکرنا ہوگا، اس طرح جورقم پہلے ادا کی جاتی ہے اسے بیعانہ کہتے ہیں، اس خرید و فروخت کی شرعی حیثیت کیا ہے؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

اس شرط پر خرید وفروخت کرنا کہ اگربقیہ رقم اداکرکے چیز کواپنے قبضہ میں نہ لیا گیا توپیشگی دیا ہوا بیعانہ مارلیا جائے گا، جائز نہیں ہے۔ اس قسم کی خرید وفروخت کوشرع نے حرام قرار دیا ہے، چنانچہ حدیث میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیع عربان سے منع فرمایا ہے۔[1]حدیث میں بیع عربان کی وضاحت بایں طورکی گئی ہے کہ آدمی کسی چیز کا سوداکرے اور فروخت کنندہ کوکچھ رقم پیشگی اداکرکے کہے ''اگرمیں نے یہ چیز لے لی توٹھیک بصورت دیگراداکردہ پیشگی رقم تیری ہوگی۔'' اس قسم کی خرید وفروخت کے متعلق اگرچہ فقہا کا اختلاف ہے تاہم ہمارا رحجان یہ ہے کہ ناجائز شرط اوردھوکے کی وجہ سے اس قسم کی خرید وفروخت ناجائز اورحرام ہے اوریہ کسی کا مال ناجائز طریقہ سے کھانے میں شامل ہے۔ نیز بیع فسخ ہونے کی صورت میں بیچنے والا جورقم ضبط کرتا ہے اس کے عوض وہ خریدار کوکوئی مال یافائدہ مہیا نہیں کرتا اور بغیر معاوضے کے کسی کا مال لینا جائز نہیں۔ علاوہ ازیں کسی معقول وجہ کی بنیاد پر بیع واپس لینا ثواب کا کام ہے، جیسا کہ حدیث میں ہے: ''جو شخص کسی مسلمان کی بیع واپس کرے گا تواللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کے گناہ معاف فرمادے گا۔''[2]اس حدیث کی سند کوعلامہ البانی رحمۃ اللہ علیہ نے صحیح قرار دیا ہے۔[3]

لیکن بیعانہ کی شرط اس لیے عائد کی جاتی ہے کہ خریدار، خریدی ہوئی چیزواپس نہ کردے، اگرایسا کرتا ہے تواس کی پیشگی اداکردہ رقم ضبط کرلی جاتی ہے، ایسا کرنا نیکی سے پہلوتہی ہے جسے کسی بھی صورت میں اچھا نہیں کہا جا سکتا، لیکن یہ بھلے وقتوں کی بات ہے جب لوگ سادہ مزاج اورامانت دار تھے، اب ہمارے اس پُرفتن دورمیں جھوٹ، فریب، دغا بازی، ہوشیاری اور چالاکی لوگوں کے رگ وریشہ میں رچی بسی ہے، اکثر طور پر اس سلسلہ میں درج ذیل صورتیں سامنے آتی ہیں:

1. ایک آدمی کسی سے تین ماہ تک رقم کی ادائیگی پرکوئی چیز خرید لیتا ہے اور فروخت کنندہ کوزر بیعانہ بھی اداکر دیتا ہے تاکہ وہ اس چیز کوآگے فروخت نہ کرے لیکن ایک ماہ بعد اس چیز کا بھاؤچڑھ جاتا ہے، اتفاق سے اسے کوئی گاہک بھی میسر آجاتا ہے، وہ اپنے پہلے وعدے سے منحرف ہوکردوسرے گاہک کوچیز فروخت کردیتا ہے اورزر بیعانہ دوگنا کرکے پہلے شخص کواداکر دیتا ہے، اس کے باوجود اسے بچت ہوجاتی ہے۔

2. بعض اوقات یہ بھی ہوتا ہے کہ کوئی تیسرا آدمی خریدار کوخراب کرنا چاہتا ہے، وہ فروخت کنندہ کے پاس آکرکہتا ہے کہ تم اتنی قیمت میں وہ چیز مجھے دے دو، میں تمہیں پہلے خریدار کا زر بیعانہ بھی اداکر دیتا ہوں حالانکہ پہلے خریدار کووہی چیز اس سے ارزاں نرخ پرملتی تھی لیکن وہ اپنے وعدے پر قائم ہے، اس طرح خریدار کونقصان ہوتا ہے۔

3. ایک آدمی نے کسی دوسرے شخص کوکوئی چیز فروخت کی، دوتین ماہ تک اس کی قیمت وصول کرنے کی شرط کرلیتا ہے اور خریدار سے کچھ زر بیعانہ بھی وصول کرلیتا ہے، اس دوران خریدار کووہی چیز کسی دوسرے سے ارزاں قیمت پرمل جاتی ہے تووہ اپنے زر بیعانہ کی پروا کیے بغیر اپنے وعدے سے منحرف ہوکرکسی دوسرے شخص سے وہ چیز خرید لیتا ہے۔

4. بعض اوقات ایسا بھی ہوتا ہے کہ کوئی تیسرا آدمی فروخت کار کوخراب کرنا چاہتا ہے، وہ خریدار کے پاس آکرکہتا ہے کہ میں تجھے وہی چیز اس سے ارزاں قیمت پرمہیا کرتا ہوں، تم اپنا زر بیعانہ میرے کھاتے میں ڈال کرمجھ سے وہ چیز خرید لو، اس طرح وہ اپنے وعدے سے منحرف ہوجاتا ہے حالانکہ فروخت کنندہ کواس دوران فروخت کردہ چیز کی زیادہ قیمت ملتی تھی، لیکن وہ اپنے وعدے پر قائم رہا، اس طرح فروخت کنندہ کونقصان ہوتا ہے۔

ایسے حالات میں کیا کیا جائے؟ آیا خریدار یا فرخت کار کواس طرح دھوکہ، فراڈ اورایک دوسرے پر ظلم وزیادتی کرنے کی کھلی چھٹی دے دی جائے یا ان کا کوئی باعزت حل نکالا جائے تاکہ مظلوم اورستم زدہ انسان کے نقصان کی کچھ نہ کچھ تلافی ہو۔ حالات کے تبدیل ہونے سے احکام بھی بدل جاتے ہیں، ہمارے رجحان کے مطابق ایسے حالات میں جب ایک دوسرے پر ظلم ہورہا ہو، خریدار کا بیعانہ ضبط ہونا چاہیے، اسی طرح فروخت کنندہ سے دوگنا زر بیعانہ وصول کیا جا سکتا ہے۔ ہاں اگرکسی مجبوری کی وجہ سے سودا فسخ کرنا پڑے توفریقین کوفراخدلی کا مظاہرہ کرنا چاہیے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے: ''اللہ تعالیٰ اس بندے پر رحم فرمائے جوفروخت کرتے وقت نرمی کرتا ہے، خریدتے وقت نرمی کرتا ہے اورجب تقاضا کرتا ہے تو بھی نرمی کرتا ہے۔[4] فروخت کار کی نرمی یہ ہے کہ اگر خریدار اپنی کسی مجبوری کی وجہ سے سودا فسخ کرنا چاہے تووہ اس کا زر بیعانہ فراخ دلی کے ساتھ واپس کردے۔ ''بحق نقصان'' ضبط نہ کرے، اسی طرح خریدار کی طرف سے نرمی یہ ہے کہ اگرحالات سے مجبور ہوکر فروخت کنندہ اس بیع کوختم کرنا چاہے توفراخدلی کے ساتھ اس سودے کوختم کردے اوراس سے دوگنا زر بیعانہ کا مطالبہ نہ کرے بلکہ صرف اپنی دی ہوئی رقم ہی واپس لے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اپنے کاروباری معاملات صحیح طریقہ سے چلانے کی توفیق دے۔ آمین

---

[1] ابن ماجہ، التجارات: ۲۱۹۳۔

[2] ۔ابوداود، البیوع : ۳۴۶۰

[3] ۔ارواء الغلیل، حدیث نمبر ۱۳۳۴

[4] ۔صحیح بخاری، البیوع : ۲۰۷۶

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ اصحاب الحدیث

جلد 4۔ صفحہ نمبر:247

محدث فتویٰ